REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ دس نئے پیسے

۳ رجب ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | یکم فتح ۱۳۴۱ھ | یکم دسمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء بوقت ۱/۲ ۸ بجے صبح

کل بھی حضور کو دوپہر کے بعد بے چینی کی تکلیف ہوگئی اور ضعف بھی رہا - رات نیند آگئی - اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ تا حال کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندہ یقین کیلئے خدا کے وجود پر شہادت دینے والوں کی صحبت اختیار کرنا ضروری ہے

مَیں آسمانی نور لیکر آیا ہوں اور دنیا میں قوت یقین پیدا کرنا چاہتا ہوں

"وہ عظیم ذریعہ جس سے ایک چمکتا ہوا یقین حاصل ہو اور خدا تعالیٰ پر بصیرت کے ساتھ ایمان قائم ہو ایک ہی ہے کہ انسان ان لوگوں کی صحبت اختیار کرے جو خدا تعالیٰ کے وجود پر زندہ شہادت دینے والے ہوں، خود جنہوں نے اس سے سُن لیا ہے کہ وہ ایک قادر مطلق اور عالم الغیب تمام صفات کاملہ سے موصوف خدا ہے۔

ابتدا میں جب انسان ایسے لوگوں کی صحبت میں جاتا ہے تو اس کی باتیں بالکل انوکھی اور نرالی معلوم ہوتی ہیں۔ وہ بہت کم دل میں جاتی ہیں گو دل ان کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اندر کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے ان معرفت کی باتوں کی ایک جنگ شروع ہو جاتی ہے جو کچھ گرد و غبار دل پر بیٹھا ہوتا ہے صادق کی باتیں اس کو دُور کرکے جلا دینا چاہتی ہیں تا اس میں یقین کی قوت پیدا ہو۔ جیسے جب کبھی کسی آدمی کو مُسہل دیا جاتا ہے تو دست آور دوائی پیٹ میں جاکر ایک گڑگڑاہٹ پیدا کر دیتی ہے اور تمام مواد ردّیہ اور فاسدہ کو حرکت اور جوش دے کر باہر نکالتی ہے۔ اسی طرح پر صادق ان ظلمات کو دور کرنا چاہتا ہے اور سچے علوم اور اعتقاد صحیحہ کی معرفت کرانی چاہتا ہے۔ اور وہ باتیں اس دل کو جس نے بہت بڑا زمانہ ایک اور ہی دنیا میں بسر کیا ہوا ہوتا ہے ناگوار اور ناقابلِ عمل معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن آخر سچائی غالب آجاتی ہے اور باطل پرستی کی قوتیں مرجاتی ہیں اور حق پرستی کی قوتیں نشو و نما پانے لگتی ہیں۔ پس میں اس نور کو لے کر آیا ہوں اور دنیا میں قوت یقین پیدا کرنا چاہتا ہوں اور اس قوت کا پیدا ہونا صرف الفاظ اور باتوں سے نہیں ہو سکتا بلکہ یہ ان نشانات سے نشو و نما پاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مقتدرانہ طاقت سے صادقوں کے ہاتھ پر ظہور پاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء)

ہفتۂ وقف جدید مورخہ ۳ دسمبر سے ۱۰ دسمبر تک ہفتۂ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ جملہ جماعتیں ان تاریخوں میں جلسے منعقد کرکے احباب پر وقف جدید کی اہمیت واضح کریں اور چندوں کی وصولی کا کام پایۂ تکمیل تک پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظم مال وقف جدید)

سندِ قبولیت

ماہنامہ "انصار اللہ" کو یہ فخر حاصل ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اسے حسب ذیل الفاظ میں سند قبولیت سے نوازا ہے۔

"یہ رسالہ (ماہنامہ انصار اللہ) خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے۔ اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے"

اس بے انداز افادیت کے باوجود سالانہ چندہ صرف چھ روپے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم دسمبر ۶۲ء

کیا یہ سیاست کا کھیل نہیں؟

اخبارات سے سب کو معلوم ہے کہ آجکل مودودی پارٹی اور احراری سربراہوں میں بڑے زور سے لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ درست ہے کہ ان دونوں میں بعض اختلافات تفہیم دین میں ہیں لیکن اگر آپ ان لوگوں سے الگ الگ پوچھیں تو دونوں فریق یہی کہیں گے کہ ان کا کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان ہے اور وہ معاد پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ یہ وہ بنیادی اصول ہیں جن پر اسلام کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔

ان دونوں فریقوں میں جنگ و جدل جس مقام تلخ تک پہنچ چکی ہے وہ اتنی عام ہو چکی ہے کہ ہمیں یہاں اسکی مثالیں دینے کی ضرورت نہیں۔ ان کے علاوہ دیوبندی اور بریلوی فرقوں کی باہمی چپقلش جس نہج پر چل رہی ہے اس سے حکام اور عوام بھی بیزار ہو چکے ہیں۔ آپ مخالفانہ اخبارات کا مطالعہ کریں تو دونوں طرف گندگی ہی گندگی نظر آئے گی۔ ویسے فریقین سے آپ الگ الگ استفسار کریں تو دونوں اپنے آپکو توحید باریتعالیٰ اور رسالت محمد رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم کا فدائی ظاہر کریں گے۔ اور دونوں ہی یوم الدین کے قائل ہوں گے۔

سوال یہ ہے کہ جب ان مختلف فرقوں اور پارٹیوں کا دین ایک ہے۔ جب سب فرقے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہی کو اپنا مقصد بیان کرتے ہیں دوسرے لفظوں میں جب سب کا خدا ایک رسول ایک قرآن ایک اور اسوہ حسنہ ایک ہے جسکی تقلید سب فرقے یکساں طور پر ضروری سمجھتے ہیں تو پھر ان میں محبت کی بجائے دشمنی کیوں پیدا ہو گئی ہے؟ سب کیوں آپس میں دن رات لڑتے رہتے ہیں۔ سوال ہے کہ کیا دین اسلام نے ان کو تلقین کی ہے کہ تم آپس میں سر پھٹول کرتے رہنا ہرگز باہم محبت اور پیار سے میل ملاپ نہ رکھنا۔ ایک دوسرے کے بزرگوں پر کیچڑ اچھالتے رہنا کیا یہ کوئی دینی اصول ہے۔ کیا قرآن کریم یا احادیث نبوی میں کوئی ایسی بات موجود ہے جو مسلمانوں کے باہم دست و گریباں ہونے کی تائید کرتی ہو۔ اگر کوئی ایسی بات ہے تو دکھائی جائے۔

یقیناً ہر ایک یہی کہے گا کہ ایسی تو کوئی بات نہیں۔ دین میں تو کوئی ایسی بات نہیں جو مودودیوں اور غلام غوثیوں کو لڑائی ہو یا دیوبندیوں اور بریلویوں کو باہم دست و گریباں ہونا سکھاتی ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث تو مسلمانوں کو باہم اتحاد و اتفاق سے رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور عقل بھی یہی کہتی ہے کہ جب اسلام کے بنیادی اصولوں کو سب فرقے مانتے ہیں تو ان میں اتحاد عمل نہ سہی جنگ و جدل بھی تو نہیں ہونا چاہیئے۔ باہم پیار نہ سہی لڑائی بھی تو نہیں ہونی چاہیئے۔

نہایت تعجب کی بات یہ ہے کہ آج جب فرقہ فرقہ ایک دوسرے سے جنگ و جدل میں مصروف ہے بعض دانا لوگ ایک طرف تو ان باہم لڑنے والوں کو اتحاد کرو اتحاد کرو کی تلقین کرتے ہیں اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے خلاف زہر چکانی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مودودیوں اور احراریوں کے اخبارات ہی ایسا نہیں کر رہے بلکہ المنبر جس کے بعض حوالے ہم نے اپنے گزشتہ اداریوں میں تحسین کے الفاظ کے ساتھ نقل کئے ہیں احمدیت کے خلاف مسلسل لکھتا چلا جاتا ہے آجکل اس نے علامہ اقبال مرحوم کا ایک مضمون نقل کرنا شروع کر رکھا ہے جس کا عنوان اس نے یہ جمایا ہے "دو فرقے نہیں دو امتیں۔ قادیانی اور مسلمان"۔ ہم نفس مضمون کے متعلق اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہتے اس مضمون کا جائزہ ہم کئی بار لے چکے ہیں اور اسکے سراسر غلط نتائج کو واضح کر چکے ہوئے ہیں۔ ان کو دہرانے کی اس وقت نہ ہمیں فرصت ہے اور نہ ضرورت۔

ہم یہاں مدیر المنبر سے صرف یہ پوچھتے ہیں کہ ایسے وقت میں جبکہ مسلمانوں کو باہم اتحاد کی سخت ضرورت ہے اور آپ سینکڑوں مضمون اس پر لکھ چکے ہیں۔ احمدیوں کے خلاف ایسے پراپیگنڈہ کی سوا اسکے اور کیا اہمیت ہو سکتی ہے کہ جو کچھ آپ مسلمانوں کے مابین اتحاد کے متعلق لکھتے یا کہتے ہیں اس کی خود ہی تردید کر رہے ہیں۔

جہاں تک احمدیوں کے عقاید کا تعلق ہے ہم بارہا اسکی وضاحت کر چکے ہیں۔ ذیل میں ہم "صدق جدید" لکھنؤ کا ایک حوالہ اس ضمن میں درج کرتے ہیں۔ ایک پاکستانی ایڈیٹر نے مدیر صدق جدید کو احمدیوں کے خلاف ابھارنے کی کوشش کی ہے اس کے جواب میں مولانا عبدالماجد فرماتے ہیں:۔

"لب لباب یا حاصل ان سب تحریروں کا کچھ یوں ہاتھ آتا ہے:۔

قادیانیت اپنے سارے اجزاء سمیت ایک سوفی صدی باطل اور دشمن اسلام و مخرب ایمان تحریک ہے جس کا ذکر کسی اعتبار سے بھی موقع داد و تحسین پر قابل برداشت نہیں۔ یہ ایمان و ضمیر کا معاملہ ہے جس میں کسی مصالحت، مفاہمت مداہنت اور تساہل کی گنجائش نہیں"

بے شک ایسا ہی ہو گا۔ لیکن اسے کیا کیجئے کہ بعینہ وہی دینی مصلحت اندیشی یا (Strategy) جو آپ حضرات کو جوش و خروش اور تشدد پر آمادہ کرتی رہتی ہے۔ کچھ اللہ کے بندوں کو ٹھیک اسکے برعکس نرمی اور رواداری کی طرف بھی لا رہی ہے! آپ حضرات کی نظر جب بھی پڑتی ہے تو ما بہ الاختلاف پر اور اس سے طبیعت فوراً اشتعال قبول کر لیتی ہے لیکن کچھ نظریں ایسی بھی ہیں جو ما بہ الاشتراک کی تلاش میں رہتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ اسی پر پڑتی ہیں۔ قدرۃً اس گروہ کا (وہ عقل قلیل سہی) کہنا یہ ہے کہ جب اشتراک عقیدۂ توحید میں موجود ہے تصدیق رسالت میں ہے۔ عقیدۂ آخرت میں ہے۔ حقانیت قرآن میں ہے۔ کلمہ میں ہے۔ قبلہ میں ہے۔ عبادات و فرائض پنج گانہ میں ہے۔ اور اختلاف صفات رسالت میں صرف ایک صفت خاتمیت میں بھی نہیں بلکہ صرف تعبیر خاتمیت میں ہے تو یہ امت کے حق میں کہاں کی دوستی ہے کہ اسی کو اتنا اچھالا جائے اور نمایاں کیا جاتا رہے؟

(صدق جدید لکھنؤ ۱۰/۲۶ ؁۶۲ ص ۲)

ہم مدیر "المنبر" سے مولانا عبدالماجد صاحب کے الفاظ میں ہی پوچھتے ہیں کہ یہ امت کے حق میں کہاں کی دوستی ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف اس طرح پراپیگنڈہ کیا جائے جس طرح کہ آپ کر رہے ہیں۔

سوال پھر وہی پیدا ہوتا ہے کہ یہ فرقہ وارانہ جنگیں جن میں آج مسلمان بری طرح پھنسے ہوئے ہیں ان کی حقیقی وجہ کیا ہے؟ دین اسلام میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ فروعی اختلافات تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان اصولی باتوں میں گہرا اتحاد رکھتے ہوئے فروعی باتوں کو لے کر باہم دست و گریباں ہو رہے ہیں؟۔ اسکی ایک ہی وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سیاست کے شیطان نے ورغلا رکھا ہے۔ آج جماعت احمدیہ کے سوا تمام اسلامی فرقے جو باہم گتھم گتھا ہیں تو اسکی وجہ یہی ہے کہ ان لوگوں نے دین کو پس پشت ڈال کر سیاست کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔ مصنف رکھنا اقبال کا مضمون سوا سیاسی حیلہ کے اور کیا ہے؟ ورنہ جیسا کہ مولانا عبدالماجد صاحب نے وضاحت کی ہے احمدیوں کا خدا رسول اور قرآن وہی ہے جو مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کا ہے۔ افسوس تو یہی ہے کہ آج مسلمانوں کی وہی حالت ہے جس کو قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے کہ

یا ایہا الذین امنوا
لم تقولون ما لا تفعلون

اگر آج مسلمان اہل علم حضرات سیاست کو چھوڑ دیں اور دین کو پکڑ لیں تو یہ تمام تفرقے ختم ہو سکتے ہیں کیونکہ دین تو غیروں کو بھی یہی دعوت دیتا ہے کہ

تعالوا الی کلمۃٍ سواءٍ
بیننا و بینکم۔

درخواستِ دعا

میرے عزیز شریف احمد۔ بشیر احمد جو کہ خدا کے فضل و کرم سے مخلص احمدی ہیں کروندی ضلع خیرپور میرس میں ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان کی باعزت بریت کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار این۔ اے ظفر
گارڈ پی۔ ڈبلیو۔ آر خانیوال

۲۔ میرے والد قریشی عبدالغنی صاحب کراچی میں بیمار ہیں۔ تمام احمدی احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ضیاء الحق قریشی مزنگ لاہور)

۳۔ میرا بھتیجا عزیزم محمد ظفر اللہ بیمار ہے احباب اسکی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

محمد یعقوب خاں قسیم جناح ہسپتال کراچی کراچی ۵

۴۔ میری ہمشیرہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

شیخ گلزار احمد۔ مراد کلاتھ ہاؤس
ریل بازار۔ لائلپور

تبلیغ عیسائیت کا جواب تبلیغ اسلام ہے

مشہور امریکن پادری ڈاکٹر زویمر کے ایک اعتراض کا جواب

از مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری

(۲)

یہ حقیقت ہے کہ جو تحریک حق و صداقت پر مبنی ہو تائید ایزدی ہمیشہ اس کے شامل حال ہوتی ہے اور دنیا حیرت کے ساتھ اس کی مسلسل اور گوناگوں کامیابیوں کا نظارہ دیکھتی ہے تحریک احمدیت بھی چونکہ حقیقی اسلام کو لیکر عالم وجود میں آئی تھی اس لئے ترقی پذیر رہی اور اب تو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ عالمگیر حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اور اس کے مبلغین دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ عیسائیت جو ہر طرف اسلام پر حملہ آور تھی۔ آج احمدی مجاہدین کے سامنے مدافعانہ پوزیشن میں آگئی ہے اور پادری صاحبان "وفات مسیح" کا کوئی جواب نہیں رکھتے۔ وہ احمدیوں سے تبادلہ خیالات کرنے سے قطعی گریز کرتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء میں پروٹسٹنٹ چرچ کی طرف سے ایک پمفلٹ "احمدیہ" عنوان سے شائع ہوا۔ جس میں لکھا تھا کہ احمدیوں سے گفتگو نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ یہ لوگ حضرت عیسےٰ کے کشمیر میں مدفون ہونے کا (وفات مسیح کا) عقیدہ رکھتے ہیں۔ البتہ حیات مسیح کے ماننے والے مسلمانوں میں پادری صاحبان بڑے وثوق و سرگرمی سے تبلیغ کرتے ہیں۔ اور اسی غلط عقیدہ کی بناء پر سادہ لوح مسلمانوں کو عیسائی بنا لیتے ہیں۔

۱۸۹۴ء میں جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے لندن میں دنیا کے نامور پادری صاحبان نے احمدی عقائد و دلائل کی قوت کو محسوس کر لیا تھا اور تحریک احمدیت کو سراسر اسلام کے موافق اور عیسائیت کے خلاف تسلیم کیا تھا۔ کاش اگر اس وقت کے علماء کرام بھی حق و انصاف کی نگاہ سے تحریک احمدیت کو دیکھتے اور اس حقیقت کو سمجھ لیتے کہ یہ تو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے برپا ہوئی ہے۔ اور قرآنی عقیدہ وفات مسیح میں اب تجدید و احیاء اسلام کا راز مضمر ہے۔ اور پھر سب ملکر تبلیغ اسلام میں حصہ لیتے۔ تو آج عیسائی پادری صاحبان نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے کسی گوشہ میں بھی مسلمانوں کو عیسائی بناتے نظر نہ آتے وہ وقت تو گزر گیا۔ اب تین ربع صدی کے بعد بھی اگر علمائے کرام خالی الذہن ہو کر وفات مسیح کے مسئلہ کی طرف توجہ مبذول فرمائیں تو بلاشبہ قال اللہ وقال الرسول کی روشنی میں وہ اس مسئلہ کو بالکل صحیح اور درست پائیں گے۔ یہ مسئلہ اسلامی اور قرآنی ہے۔ بڑے بڑے صلحاء امت ائمہ اور مجتہدین مثلاً حضرت ابن عباس، امام بخاری رح۔ امام مالک رح۔ امام ابن حزم رح اور علامہ جبائی وغیرہم وفات مسیح کے قائل تھے۔ اور ہمارے قریب کے زمانہ میں علامہ محمد عبدہ (مفتی مصر) علامہ رشید رضا (صاحب المنار) اور علامہ محمود شلتوت (جامعہ ازہر) مصر میں ۔۔۔۔ اور ہندوستان میں سرسید احمد، علامہ اقبال، علامہ سید ابن حسن مجتہد لکھنؤ وغیرہم قائل وفات مسیح ہوئے ہیں۔ آج کل کے علماء بھی اس مسئلہ کی طرف توجہ فرمائیں تو انشاء اللہ العزیز یہ حقیقت ان پر واضح ہو جائے گی کہ عیسائیت کے مقابلہ کے لئے ہرگز کسی کے شور و واویلا کرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ عیسائی صاحبان کو نہایت سنجیدگی و دمداری سے بدلائل یہ بتایا جائے کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب وفات پا چکے ہیں اور از روئے انجیل بھی وہ ابن آدم یعنی ایک انسان ہی ثابت ہوتے ہیں۔ تو پھر ان کی الوہیت یا ابن اللہ ہونے کی مفروضہ داستان کے آخر معنے ہی کیا؟ اور حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان افضل و اعلےٰ سے حضرت عیسےٰ مسیح کی شان کا مقابلہ ہی کیا؛ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تو اپنے وقت میں صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے اور حضرت رحمۃ للعالمین محمد صلے اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے تمام ہی نوع انسان کے نبی ہیں۔ درحقیقت حضرت مسیح نہ ابن اللہ تھے اور نہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل۔ اس لئے مسلمانوں کو عیسائیت کی تبلیغ کرنا عقلاً بے معنی و فضول ہے۔

یہ طرز استدلال وفات مسیح سے ہی شروع ہوتا ہے اور عیسائیوں کو لاجواب کر دیتا ہے۔ پادری صاحبان پھر ایسی جگہ تبلیغ نہیں کرتے بلکہ قائلین وفات مسیح کے مقابل گفتگو کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اگر اتفاقیہ ایسا کوئی موقعہ پیش آجائے۔ تو پھر حتی الوسع طرح دیکر وہاں سے تشریف لے جاتے ہیں۔ ہماری یہ باتیں ذوقی نہیں بلکہ حقیقت و مشاہدہ پر مبنی ہیں بیشک کسی فرقہ کے مسلمان بھی اس کا تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ احمدیوں نے تو ہزاروں ہزار موقعوں پر اس کا تجربہ و مشاہدہ کیا ہے۔ ہم اپنے مشاہدوں میں سے صرف دو واقعات پیش کر دیتے ہیں۔

پہلی عالمگیر جنگ عظیم کے بعد ۱۹۲۴ء میں عیسائی دنیا کے ایک مشہور و معروف اور چوٹی کے نامور پادری ڈاکٹر سموئیل اے زویمر صاحب (ایڈیٹر رسالہ "مسلم ورلڈ") جو عربی زبان کے بڑے ماہر سمجھے جاتے تھے اور مصر میں کافی مدت رہ کر اسلام اور حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت سا لٹریچر شائع کر چکے تھے مسلم ممالک کی سیاحت کی غرض سے دورہ پر نکلے تھے انگریزی میں ان کی ایک تصنیف Islam, A Challenge to Faith بھی ہے۔ ڈاکٹر زویمر صاحب ہندوستان بھی آئے تھے اور اپنے مذاق و طبیعت کے مطابق مختلف مقامات دیکھ رہے تھے اس سلسلہ میں مئی ۱۹۲۴ء میں وہ قادیان بھی گئے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی اس کے بعد وہ منصوری آئے تو عیسائی صاحبان کی طرف ان کے پبلک لیکچر کا انتظام ہوا جس کا اعلان انہوں نے بذریعہ اشتہار کیا اس اشتہار میں خصوصیت سے یہ ذکر تھا کہ "ڈاکٹر زویمر جو پچھلے دنوں قادیان بھی ہو آئے ہیں" وہ منصوری کے وائی ایم سی اے ہال میں لیکچر دیں گے؛

لیکچر کے وقت سارا ہال مسلمانوں سے بھر گیا تھا ہر طبقہ کے لوگ اس میں شامل تھے پادری زویمر صاحب نے انگریزی میں تقریر کی اور ایک ہندوستانی عیسائی صاحب ساتھ ساتھ ان کے فقرات کا اردو ترجمہ کرتے رہے پادری صاحب نے دو باتیں خصوصیت سے پبلک کے سامنے پیش کیں اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف نے جو تعریفی الفاظ "وجیھا فی الدنیا والاخرۃ" کے حضرت عیسےٰ مسیح کے لئے استعمال کئے ہیں وہ حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لئے نہیں کئے اس لئے حضرت عیسیٰ کی فوقیت (معاذاللہ) پیغمبر اسلام پر ثابت ہوتی ہے دوسرے حیات مسیح کے سبب بھی حضرت مسیح کی افضلیت تمام انسانوں پر اور حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی پوری طرح ثابت ہے۔

ڈاکٹر زویمر صاحب نے "حیات مسیح" کے ذکر میں "رفعہ اللّٰہ الیہ" کا ترجمہ انگریزی میں GOD TOOK HIM TO HIMSELF کیا تھا مگر ترجمان نے اردو میں یہ کہا "پھر خداوند نے اس کو آسمان پر اٹھا لیا" یہ سن کر میں فوراً کھڑا ہو گیا اور ڈاکٹر صاحب سے (انگریزی میں کہا) کہ آپ مہربانی کر کے اپنے ترجمان کو ہدایت کر دیں کہ وہ آپ کے فقرات کا صحیح ترجمہ کریں اپنی طرف سے زائد الفاظ شامل نہ کریں" ڈاکٹر صاحب نے دریافت کیا کیا بات ہے"؟ میں نے بتایا کہ آپ نے رفعہ اللّٰہ الیہ کے انگریزی ترجمہ HEAVEN کا لفظ استعمال نہیں کیا مگر آپ کے ترجمان صاحب اردو میں آسمان کا لفظ اپنی طرف سے شامل کر گئے ہیں" اس پر ڈاکٹر صاحب نے ترجمان کو سختی سے ہدایت کی کہ وہ ان کے فقرات کا صحیح ترجمہ کریں اور اپنی طرف سے کوئی ملاوٹ نہ کریں اس موقعہ پر وہ سمجھ گئے تھے کہ میں احمدی ہوں چنانچہ معاً بعد انہوں نے جماعت احمدیہ کا ذکر کیا کہ مسلمانوں میں یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو حیات مسیح کی قائل نہیں اپنے لیکچر میں انہوں نے ایک موقعہ پر عیسائیوں سے متعلق قرآن مجید کی آیت پڑھی

منھم قسیسین ورھبانا
وانھم لا یستکبرون (المائدہ)

اس پر میں نے کہدیا That is right
Dr. Zwemer تب انکو خیال ہوا کہ یہ صاحب کچھ قرآنی واقفیت رکھتا ہے۔ بالآخر لیکچر کے اختتام پر انہوں نے پندرہ منٹ دیئے کہ مسلمانوں میں سے

زندگی بخش پیغام

۔۔ حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ کے زندگی بخش خطبات روحانی مردہ دل کے لئے زندگی بخش پیغام ہیں

اور

۔۔ آپ الفضل کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

۔۔ آج ہی اپنے نام الفضل جاری کروائیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

جو صاحب کچھ کہنا چاہیں ان کی تقریر کے موضوع کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنی بات پیش کر سکتے ہیں۔

سامعین میں علماء کرام بھی تشریف رکھتے تھے انجمن اسلامیہ کوپنصوری کے صدر صاحب، سیکرٹری صاحب اور بعض اراکین انجمن بھی موجود تھے مگر پادری زویمر صاحب کی مخالفِ اسلام تقریر سن کر ایک مولانا نے بھی جواب دینے کی تکلیف گوارہ نہیں کی۔ چند منٹ گذر جانے کے بعد صدر صاحب انجمن اسلامیہ نے مولوی صاحبان کو توجہ دلائی کہ جواب میں کچھ فرمائیں۔ مگر ان حضرات پر سکوت ہی طاری رہا۔ صدر صاحب نے پھر زور سے مطالبہ کیا مگر بے نتیجہ! تب انہوں نے مجھ سے کہا "میاں آپ، اُٹھ کر ہی مسلمانوں کی لاج رکھ لیں۔ یہ مولوی صاحبان تو آپس کی تفرقہ بازی میں ہی تقریریں کیا کرتے ہیں"۔

میں اللہ کا نام لے کر کھڑا ہو گیا اور پہلے انگریزی میں ڈاکٹر زویمر صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنے خیالات سے ہمیں آگاہ ہونے کا موقعہ دیا اور پھر کہا کہ "سامعین چونکہ کثیر تعداد میں اردو سمجھتے ہیں اس لئے میں آگے اردو میں بولوں گا۔ آپ کے ترجمان صاحب میرے فقرات کا انگریزی ترجمہ آپ کو سناتے رہیں" اتنا کہتے ہی میں نے اردو میں بولنا شروع کر دیا اور جواب میں کہا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فوقیت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کی آیت وجیھا فی الدنیا والاخرۃ (آلعمران ع ۵) کو بطور دلیل پیش کیا ہے جس کے معنے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم "دنیا و آخرت میں بڑی وجاہت والا ہوگا" اس سے آپ کا استدلال یہ ہے کہ ایسے تعریفی الفاظ چونکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے قرآن میں استعمال نہیں ہوئے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے (معاذ اللہ) افضل ہیں اس کے جواب میں عرض ہے کہ قرآن شریف میں تو حضرت بانی اسلام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حسب موقعہ "وجیہ" سے بھی بہت زیادہ شاندار تعریفی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جیسے خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین وغیرہ، لیکن اگر ہم ایک لمحہ کے لئے یہ بھی تسلیم کر لیں کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے تو "وجیھا فی الدنیا والاخرۃ" کے الفاظ استعمال فرمائے مگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے الفاظ استعمال نہیں فرمائے تو پھر بھی آپ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فوقیت ثابت نہیں کر سکتے۔ وجہ یہ کہ ہر تعریف موقعہ و محل اور [illegible] کے لحاظ سے معقول اور پسندیدہ ہوتی ہے ورنہ نہیں"۔

" قرآنی تعلیم کی روشنی میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دونوں بلحاظ نبی ہونے کے خدا تعالےٰ کے محبوب تھے لیکن تاریخی لحاظ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے منکروں نے تو آپؑ کی معجزانہ ولادت کے سبب آپ پر اور آپکی والدہ حضرت مریمؑ پر نہایت کمینہ اور اوباشانہ الزامات لگانے تھے اور لگائے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ ماجدہ کو بشارۃً فرما دیا کہ تم غمگین مت ہو۔ اسکی شان تو "وجیھا فی الدنیا والاخرۃ" ہوگی۔ یہاں تعریف کا موقعہ تھا اللہ تعالیٰ نے تعریف کر دی اسکے برعکس اللہ تعالیٰ کے دوسرے محبوب حضرت رحمۃ للعالمین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسا کوئی موقعہ ہی پیش آنیوالا نہیں تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ حضور اکرمؐ کی ولادت کے وقت سے تا وقت وفات کسی ایک شخص نے بھی آپ پر کوئی کمینہ الزام نہیں لگایا۔ حضورؐ کے عظیم الشان دور نبوت میں بھی سارے کفار اور دشمن آپؐ کی اعلیٰ ترین شخصیت اور اکمل ترین اخلاق کے ہمیشہ مداح رہے وہ تو صرف آپ کے دعویٰ اور آپ کی توحید بھری تعلیم کے مخالف و دشمن تھے۔ ورنہ برملا آپؐ کو صدوق و امین کہتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے جس محبوب کی دشمنوں نے بھی تعریف کرنی تھی تو پھر یہاں تاریخی لحاظ سے کوئی موقعہ ایسی تعریف کا نہیں تھا۔ لہٰذا اس جہت سے بھی ڈاکٹر صاحب آپکا استدلال درست نہیں۔ باقی حقیقت میں تو موقعہ و محل کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے جا بجا قرآن پاک میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان فرمائی ہے۔

" دوسری بات کہ "وفات مسیح" کو سوائے ایک چھوٹی سی قلیل جماعت احمدیہ کے باقی سارے مسلمان نہیں مانتے بلکہ وہ سب "حیات مسیح" کے قائل ہیں اور یہی ٹھیک ہے تو یہ کوئی دلیل نہیں۔ یہاں سوال اقلیت واکثریت کے عقیدہ کا نہیں ہے۔ بلکہ اصل سوال قرآن مجید کے فیصلہ کا ہے۔ قرآن مجید کا فیصلہ جس عقیدہ کے ساتھ ہو بس وہ ہی درست ہے۔ ہم جب قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہیں تو اس میں خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو فلما توفیتنی کے الفاظ میں اپنی وفات کا اقراری پاتے ہیں۔ یعنی ظہور اسلام سے پہلے ہی وہ وفات پا چکے ہیں۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ آپ جو "حیات مسیح" کا وعظ کرتے ہیں تو اس کا انجیل میں سوائے متضاد بیانات کے کہیں بھی یقینی ثبوت نہیں ہے۔ پھر نہ جانے آپنے کہاں سے یہ عقیدہ وضع کر لیا ہے؟"....

"وفات مسیح" پر میں اتنا ہی بیان کر سکا تھا کہ ڈاکٹر زویمر صاحب کچھ گھبرائے اور پھر اسٹیج کی میز پر جو بہت سے تبلیغی رسائل اور اشتہارات انہوں نے رکھے ہوئے تھے۔ ان کا ایک پلندہ ہاتھوں میں اٹھا کر جلدی سے ہال کے وسط میں جہاں میں کھڑا جواب دے رہا تھا آ گئے اور مجھ سے کہا "اب میرے کھانے کا وقت ہو گیا ہے اجازت ہو تو میں جاتا ہوں۔ آپ اس لٹریچر کو پڑھیں"۔ یہ کہہ کر وہ بڑی تیزی سے ہال کے دروازے کی طرف بڑھے اور..... تشریف لے گئے! ڈاکٹر صاحب کی تقریر کا جواب سنکر مسلمان بہت خوش تھے۔ انہوں نے مبارکباد دی اور ہال میں نعرۂ تکبیر بلند کرتے رہے ایسے موقعہ پر جیسا کہ ہر احمدی سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ٭

٭ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ عاجز بھی سمجھ رہا تھا کہ بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصفّیٰ اسلامی تعلیم کی برکت سے یہ فتح نصیب ہوئی۔ ورنہ ہم کیا اور ہماری ہستی کیا۔ (باقی)

اہلیہ مرحومہ کی یادیں!

از مکرم محمد یوسف صاحب سلیم بی اے واقف زندگی۔ متعلم جامعہ احمدیہ

۱۶-۱۷ نومبر کی درمیانی رات میری زندگی کی تاریک ترین رات تھی جس میں میری مونس و غم خوار رفیقۂ حیات محترمہ سعیدہ خالدہ صاحبہ مرحومہ و مغفورہ عین جوانی میں زندگی کی ہزار تمناؤں اور امنگوں سے منہ موڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

۱۰ نومبر کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمیں پہلی بچی عطا فرمائی۔ ہم بچی کی ولادت پر خوشیوں کے چراغ جلا رہے تھے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ آسمان پر قضاء و قدر کے فرشتے مرحومہ کی وفات کا نقارہ بجانے والے ہیں۔ ہمارا گھر جو خوشیوں اور مسرتوں کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ اس میں صرف ماتم بچھ جائے گی۔ زچگی پر ابھی تیسرا دن ہی گذرا تھا کہ ہلکا سا بخار ہو گیا ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ لیکن کہتے ہیں اذا جاء القدر عمی البصر۔ ڈاکٹر صاحب نے ملیریا بخار سمجھ کر علاج شروع کیا۔ تکلیف زیادہ ہو گئی تو فضل عمر ہسپتال میں لے گئے جو بھی علاج میسر آسکا کیا گیا۔ مگر ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے بعض قیمتی ادویہ ذاتی طور پر بھی مہیا فرمائیں۔ مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ بالآخر بچی کی پیدائش کے ساتویں روز رات کے سوا ایک بجے جب کہ آکسیجن دینے کی کوشش جاری تھی وہ ہمیں ہمیشہ کے لئے داغِ مفارقت دے گئیں۔ اللھم اغفرلھا وادخلھا الجنۃ واعطھا الدرجات الرفیعۃ بفضلک العظیم۔

اللہ تعالےٰ نے مرحومہ کی آخری خواہش ان کی نیکی کی وجہ سے قبل از وقت وصیت کی منظوری کی شکل میں پوری فرمائی۔ نماز ظہر کے بعد محترم مولانا شمس صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے آخری دعا کروائی۔

میرے قبول احمدیت پر عزیز و اقارب نے مجھے چھوڑ دیا تو اللہ تعالےٰ نے مجھے نیک و وفا شعار ساتھی عطا فرما کر اس خلاء کو پورا فرمایا۔ افسوس مرحومہ کی عمر نے وفا نہ کی اور گیارہ ماہ کی قلیل مگر ناقابل فراموش رفاقت کے بعد مجھے ہموم و غموم کا نشانہ بنا کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں۔ مرحومہ بڑی نیک، خلیق سادہ مزاج۔ نمازوں اور چندوں کو باقاعدگی سے ادا کرنے اور سلسلہ عالیہ سے والہانہ تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔ شادی کے بعد بعض لوگوں کی طرف سے ہمارے خوشگوار تعلقات میں دانستہ یا نادانستہ طور پر حائل ہونے کی کوششیں ہوئیں۔ لیکن مرحومہ میرے حق میں جہاں پیکرِ صدق و وفا بنی رہیں اور فرمودہ خدا اور رسولؐ کے پیش نظر تعلق زوجیت میں کہیں بے رخنہ نہ آنے دیا وہاں اپنی مرض الموت تک کبھی ان کے خلاف حرف شکایت زبان پر نہ لائیں اور اس قسم کے صدمات کو بڑے صبر سے برداشت کرتی رہیں۔

مرحومہ اپنے پیچھے ننھی بچی اپنی یادگار چھوڑ گئی ہیں۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ عزیزہ نومولودہ کی رفاقت و حضانت کے بہتر اسباب پیدا ہوں اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا ہو۔ میری بیوی کی المناک وفات اور اسی سے پہلے ان کی بیماری میں محترم جناب سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے مجھے مشفق باپ کی طرح سہارا دیا اور میرے غم میں شریک رہے۔ آنمکرم کی بیگم صاحبہ محترمہ نے میری بچی کو اپنے دامن شفقت میں جگہ دی اسی طرح جامعہ کے تمام اساتذہ کرام اور طلباء نے مرحومہ کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں میری ہر ممکن مدد فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب کرام مرحومہ کی مغفرت اور نوزائیدہ بچی کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے خاکسار کو بھی صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

۱۔ بندہ کا چھوٹا بھائی عزیزم شیخ لطیف احمد ابن شیخ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی مرحوم لالہ موسیٰ مورخہ ۱۶/۱۱/۶۲ کو بعمر ۲۰ سال ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گیا ہے۔ نماز جنازہ میں بہت کم دوست شامل ہوئے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ نماز جنازہ غائبانہ طور پر ادا فرمائیں مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار شیخ بشیر احمد احمدی ابن شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم لالہ موسیٰ ضلع گجرات

۲۔ میری والدہ مکرمہ نبی بیگم صاحبہ صحابیہ عمر ۸۰ سال ۲۲/۱۱/۶۲ رات دس بجے اپنے مولا کریم کے حضور حاضر ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک متدین متواضع منکسر المزاج، خوش اخلاق، نافع الناس۔ تہجد گزار صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں دو لڑکے تین لڑکیاں اور دو درجن پوتے پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ قارئین الفضل بلندیٔ درجات و پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ محمود خلیل ذیرا [illegible]

معاصرین کیا کہتے ہیں:۔

نفرت و عداوت کی آگ

یہ چنگاریاں شعلہ نہ بن جائیں، انگریزی حکومت اور علماء، چودھری ظفر اللہ خاں کا انتخاب

نوٹ: ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں ان مندرجات سے متفق ہو۔

نفرت و عداوت کی آگ

ملک میں نفرت و عداوت کی آگ بھڑکانے کا سلسلہ ہر شام جاری رہتا ہے آج ایک فریق اسٹیج پہ شعلہ فشانی کرتا ہے کل اس کا فریق مخالف اس آگ پر اور تیل چھڑکتا ہے شام کو مقامی جلسوں میں یہ کچھ ہوتا ہے اور صبح کو یہی آتش گفتاری اخبارات کے ذریعہ ملک کے گوشے گوشے میں پھیلا دی جاتی ہے

عام اجتماعات سے ہٹ کر اب ذرا اس مقام کی طرف ہٹ آئیے جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے من دخلہ کان اٰمنا (جو اس میں داخل ہو گیا اسے امن مل گیا) اس گوشۂ امن و سکون کی حالت یہ ہے کہ خطیب منبر پر سرفراز ہے ہاتھ میں خدا کی کتاب ہے اور وہ اپنے آپ کو نائب رسول کی حیثیت سے متعارف کراتا ہے تلاوت آیات اور درود و صلوٰۃ کے بعد خطبہ شروع ہوتا ہے اگر موضوع قدامت پسندانہ ہے تو مقابل کا پورے کا پورا فرقہ ہدف طعن و تشنیع بننا شروع ہوتا ہے اختلاف خواہ اتنا ہلکا ہی کیوں نہ ہو کہ آمین اونچی آواز سے کہنی چاہیئے یا خفی۔ لیکن فریق مخالف کو خدا کا منکر۔ سنت رسول اللہ کا مخالف دین کا دشمن آئمہ کرام کی شان میں گستاخی کا مرتکب گمراہ اور مغضوب علیہ۔ جہنم کا ایندھن اور نہ جانے کیا کیا قرار دیا جائے گا اس کے بعد اس فرقے کے تمام افراد سے معاشی تعلقات منقطع کرنے کو از روئے شریعت واجب بتایا جائے گا اس کے متعلق کہا جائے گا کہ ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی انھیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا غرضیکہ مخالف فرقے کے خلاف عداوت اور منافرت کے جذبات کو اس قدر مشتعل کیا جائے گا کہ سامعین کی آنکھوں میں خون اتر آئے گا۔

یہ قدامت پسند مسلک کا مظاہرہ ہے لیکن ہمارے زمانے میں بدقسمتی سے سیاست (اسی خطرے کی طرف الضافت کے قابل ایڈیٹر نے بھی اشارہ کیا ہے) مذہب کا نقاب اوڑھ کر سامنے آتی ہے اس میں یہ آتش فشانیاں اپنی انتہا تک پہنچ جاتی ہیں اس میں بنیادی تعلیم دی جاتی ہے کہ مقدس مقاصد کے حصول کے لئے جھوٹ بولنا اور فریب کاری سے کام لینا بڑے ثواب کا کام ہے۔ لہذا خطیب فریق مخالف کے خلاف ایسے ایسے الزام تراشتا اور اس قسم کی تہمتیں لگاتا ہے جس سے کلیجہ شق ہو جاتا ہے اور آسمان کانپ جاتا ہے کبھی نہایت اشتعال انگیز باطل عقاید اس کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں کبھی فرضی واقعات گھڑ کر اس کی سیرت و کردار کو نہایت گھناؤنے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے کبھی اسے (معاذ اللہ) ناموس رسالت کا بدترین دشمن ٹھہرایا جاتا ہے کبھی اسے بزرگان کرام کی شان میں شرمناک گستاخیوں کا مرتکب قرار دیا جاتا ہے یہ سب کچھ اپنے ذاتی انتقام کی خاطر کیا جاتا ہے لیکن کیا جاتا ہے خدا اور رسول کے نام اور "محافظت دین" کی سپر کے پیچھے۔ ایک کہنے والے کی پوزیشن اسٹیج کے مقرر کے مقابلے میں کہیں زیادہ مامون و محفوظ ہوتی ہے اسٹیج کے مقرر کے سلسلے میں ہو سکتا ہے کہ سامعین میں کوئی اسے کہیں مقام پر ٹوک دے لیکن منبر کا خطیب سب سے پہلے یہ مسئلہ سنا دیتا ہے کہ خطبہ کے دوران میں بولنا تو ایک طرف نماز تک پڑھنا بھی جائز نہیں ہے اس لئے وہ جو جی میں آئے کہتا چلا جائے کسی کو مجال نہیں کہ اسے ٹوک سکے جب وہ ان اختراعات و تکذیبات سے اپنا جی بھر لیتا ہے تو پھر نماز کھڑی ہو جاتی ہے اس لئے کسی کو موقعہ ہی نہیں ملتا کہ اس کے خلاف کچھ کہہ سکے ویسے بھی اس نے اپنے سامعین کے نازک ترین جذبات کو بھڑکا کر اسی قسم کی فضا پیدا کر رکھی ہے کہ وہاں بولنا موت کو آواز دینے سے کم نہیں ہوتا۔" (طلوع اسلام ۱۵ ستمبر ۶۲ء)

یہ چنگاریاں شعلہ نہ بن جائیں

"ہم علمائے دین کی عزت و احترام کے صدق دل سے قائل ہیں اور دینی امور میں ان کی اصابت رائے کے زبردست حامی ہیں مگر اس کے ساتھ ہمیں یہ ناخوشگوار بات کہنے میں کوئی باک نہیں کہ دینی معاملات میں علماء کا ایک طبقہ مذہب سے بیزار ہونے والوں کی غلط فہمیاں دور کرنے کی بجائے الٹا انہیں کفر و الحاد و دہریت کے عمیق غار میں دھکیلنے میں ممد اور معاون ثابت ہو رہا ہے یہ بات مذہب پرستوں کے لئے کوئی وجہ انبساط و افتخار نہیں ہے آج اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اسلامیت کے دو اہم مقام محراب و منبر جہاں سے پوری انسانیت کو کبھی درس عبرت و نجات اور امن و آشتی کا پیغام دیا جاتا تھا جہاں کھڑے ہونے سے قیصر و کسریٰ کے ایوان لرز جاتے تھے جہاں سے رحمت للعالمین سرکار دو عالم کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کے روشن پہلو چہار دانگ عالم میں پھیلائے جاتے تھے آج انھیں متبرک مقامات پر کھڑے ہو کر دین پناہی کے لبادے میں مذہب کی جڑیں کاٹی جا رہی ہیں اور دین کو رسوا کیا جا رہا ہے مذہب کے نام پر ملت اسلامیہ میں فتنہ و فساد برپا کرا کے اپنا الّو سیدھا کیا جا رہا ہے۔"

(اخبار انصاف بہاول پور ۶ ستمبر)

انگریزی حکومت اور علماء

"انگریزی حکومت کے حکام اعلیٰ سید احمد بریلوی سے آ آ کر ملتے رہے ان سے خفیہ ملاقاتیں کرتے اور ان کے نام نہاد مجاہدین کو طعام و قیام کی آسانیاں فراہم کرتے رہے آخر یہ سب کچھ کیوں ہے؟ جنگ آزادی کی تاریخ قیامت تک یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ سید احمد بریلوی۔ اسمٰعیل دہلوی اور ان کی معنوی اولاد نے غاصب انگریزی حکومت کے خلاف تلوار اٹھانا تو ایک طرف رہا کبھی ایک لفظ بھی منہ سے نکالا ہو۔!

لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کے قاتل اسلامی حکومت کے غاصب اور ہزاروں مجاہد علمائے حق اور وطن پرستوں کو تہ تیغ کرنے والے انگریز بہادر کے متعلق تحریک وہابیت کے شیخ الکل اور "حکیم الامت" مولوی اشرف علی تھانوی کا یہ فتویٰ ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں:۔

"ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا کہ اگر تمہاری حکومت ہو جائے تو انگریزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے۔ میں نے کہا محکوم بنا کر رکھیں گے، مگر ساتھ ہی اس کے ساتھ نہایت راحت و آرام کے ساتھ رکھا جائے گا کیونکہ انھوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے۔" (اخبار طوفان ملتان ۷ نومبر)

چوہدری ظفر اللہ خاں کا انتخاب

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے انتخاب میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو ۷۲ اور لنکا کے نمائندے مسٹر گن یالا ملاسیکرا کو ۲۷ ووٹ ملے اور اس طرح پاکستان کے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بہت بڑی اکثریت سے جنرل اسمبلی کے صدر چن لئے گئے یہ انتخاب ظاہر ہے کہ پاکستان اور چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے لئے ایک اعزاز کی حیثیت رکھتا ہے تاہم اس انتخاب کی ایک اہمیت اور بھی ہے انتخاب کی ایک اہمیت یہ ہے کہ ہندوستان نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا کہ پاکستان کا نمائندہ یہ اعزاز حاصل نہ کر سکے چنانچہ ہندوستان نے بہت سے ملکوں کو ورغلانے کی کوشش کی مگر اس میں اسے کامیابی نہ ہو سکی۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا یہ انتخاب ان کی شخصی کامیابی کی حیثیت بھی رکھتا ہے اس لئے کہ وہ بین الاقوامی حلقوں میں شروع سے مقبول رہے ہیں اور لیگ آف نیشنز میں بھی متحدہ ہندوستان کی نمائندگی کرنے کی وجہ سے وہ اس بین الاقوامی ادارہ کی سرگرمیوں سے دوسروں سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں علاوہ بریں بین الاقوامی عدالت انصاف کے عرصہ تک رکن ہونے کی بنا پر غیر جانبداری اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو دوسرے بہت سے ممتاز ممبران اقوام متحدہ کے مقابل بہت زیادہ جانتے ہیں۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان ایک سال تک اقوام متحدہ کے صدر رہیں گے اور اس عہدہ پر ان کی دیانت اصابت نظر اور تجربہ کے پیش نظر یہ پوری امید ہے کہ وہ غیر معمولی کامیابی حاصل کریں گے اور اپنے ملک کا وقار بلند کرنے میں کامیاب ہوں گے۔"

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۱ ستمبر ۶۲ء)

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

جھنگ کے بین الضلعی تقریری مقابلے میں

جو ۲۸ نومبر ۶۲ء کو بوقت شب اسلامیہ ہائی سکول جھنگ کے ہال میں منعقد ہوا تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طالب علم عزیز پرویز احمد طارق (ابن محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی) نے اول پوزیشن حاصل کی ہے اس تقریری مقابلے کا موضوع "سیرۃ النبی" تھا۔ اس مقابلے میں ضلع جھنگ کے دو درجن سے زائد سکولوں کے ۳۰ چیدہ مقررین نے حصہ لیا تھا منصفین کے فرائض جھنگ کی دو معروف علمی شخصیتوں پروفیسر تقی الدین صاحب انجم ایم اے (گورنمنٹ کالج جھنگ) اور شیخ منظور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی نے ادا کئے۔ اس نمایاں کامیابی کے علاوہ سکول کے دوسرے طالب علم عزیز اکرام اللہ ظفر کی تقریر کو بھی بہت پسند کیا گیا۔

(انچارج ڈیبیٹنگ سوسائٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

مذاکرۂ علمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ایک مقالہ

مورخہ ۲ دسمبر بروز اتوار بوقت ۶ بجے شام جامعہ احمدیہ میں مذاکرہ علمیہ کے زیر اہتمام مکرم سید عبد الحئی صاحب "صحیفہ شمعون سے خاتم النبیین کے معنوں کی تعیین" کے موضوع پر مقالہ پڑھیں گے احباب مقامی کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ (سیکرٹری مذاکرہ علمیہ)

ششماہی جائزہ

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال :-

اللہ تبارک تعالیٰ نے سورۃ محمد کی آخری آیت میں فرمایا ہے ھاانتم ھٰؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ ج کہ دیکھئے تم ہی وہ لوگ ہو جنہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (مال اور جان) خرچ کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج یہ سعادت صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے کیونکہ یہی وہ برگزیدہ جماعت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مامور کو مبعوث فرمایا اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی عظیم الشان فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں موقعہ عطا فرمایا ہے کہ اس کے پیارے دین اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر کے دین و دنیا کی بھلائی حاصل کر سکیں اور اس خدمت کے لئے جوش اور ولولہ بھی عطا فرمایا۔ چنانچہ ہماری جماعت شب و روز اس خدمت میں لگی ہوئی ہے۔

چونکہ مالی قربانی بھی اس خدمت کا ایک اہم حصہ ہے اس لئے بڑی جماعتوں کی پہلی ششماہی کی کارگذاری کا نقشہ درج ذیل ہے تا تمام احباب جماعت کو اپنی اپنی جماعت کے لازمی چندوں کی وصولی کا علم ہو جائے اور جہاں جہاں کمی ہے اسے پورا کرنے کے لئے عہدہ دار بھی اور دوسرے احباب بھی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر تعاون کریں۔ اس نقشہ کی تیاری میں ۲۲ نومبر تک کی وصولیاں مدنظر رکھی گئی ہیں کیونکہ اس تاریخ تک بہرحال اکتوبر کی وصولی شدہ رقوم داخل خزانہ صدر انجمن ہو چکی ہوں گی (دوماہ نومبر میں وصول شدہ چندوں کی زیادہ تر رقوم ابھی یہاں نہیں پہنچ سکیں سوائے کسی نزدیکی جماعت کی رقم کے گویا یکم مئی ۶۲ء سے لے کر اس وقت تک کی وصولی قریباً چھ ماہ کی وصولی ہے)

لہٰذا جن جماعتوں کی وصولی پچاس فیصدی یا اس کے قریب ہے ان کی وصولی کو تسلی بخش سمجھنا چاہیئے سوائے اس کے کہ ان کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہوں کیونکہ یہ فیصدی وصولی صرف سال رواں کے بجٹ سے دکھائی گئی ہے یا جن جماعتوں کا سال رواں کا بجٹ نہیں ملا تو ان کی وصولی گذشتہ سال کے بجٹ کی نسبت سے دکھائی گئی ہے ان جماعتوں کو اپنے بجٹ بھجواتے کا بھی انتظام کرنا چاہیئے جن جماعتوں کی وصولی پچاس فیصدی سے بہت کم ہے انہیں چاہیئے کہ اس کمی کے مطابق اپنی کوششوں کو تیز کر دیں۔

جن جماعتوں کا سال رواں کا بجٹ نہیں ملا (ان پر یہ ⊗ نشان لگایا گیا ہے) یا جن جماعتوں کا بجٹ ابھی زیر پڑتال ہے (ان پر یہ ※ نشان لگایا گیا ہے) ان جماعتوں کی مندرجہ ذیل فیصدی وصولی کو محض ایک اندازہ سمجھنا چاہیئے صحیح صورت حال بجٹ وصول ہونے یا پڑتال ہونے کے بعد واضح ہو سکے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ والسلام

الف۔ ایک لاکھ سے زائد بجٹ والی جماعتیں :-

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	لاہور (تمام حلقہ جات)	۵۳	۲۶
۲	کراچی (تمام حلقہ جات) ⊗	۵۷	۲۱

(ب) بیس ہزار سے ایک لاکھ روپیہ تک بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
۱	اسلامیہ پارک لاہور ⊗	۶۹	۲۸
۲	ربوہ (تمام محلہ جات)	۴۵	۲۳
۳	سول لائن لاہور	۴۲	۳۰
۴	سرگودھا ※	۴۸	۲۹
۵	کوئٹہ	۴۶	۲۱
۶	لائلپور ※	۴۷	۱۸
۷	پشاور ⊗	۳۵	۲۱
۸	سیالکوٹ شہر ※	۳۳	۱۴
۹	راولپنڈی ⊗	۴	۵
۱۰	ڈھاکہ	۳۳	۷

ج۔ دس ہزار سے بیس ہزار روپیہ تک بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	مزنگ لاہور ⊗	۱۰۰	۳۰
۲	ماڈل ٹاؤن لاہور ※	۶۸	۵۱
۳	شیخوپورہ	۵۴	۲۷
۴	ملتان شہر	۵۵	۳۵
۵	منٹگمری	۵۲	۲۸
۶	حیدرآباد	۴۵	۲۹
۷	جہلم	۴۲	۲۹
۸	لاہور چھاؤنی ※	۵۸	۹
۹	گھسیانہ	۳۳	۲۴
۱۰	چٹاگانگ	۳۶	۹
۱۱	واہ کینٹ	۳۱	۱۳
۱۲	گوجرانوالہ ※	۳۴	۶
۱۳	گنج مغلپورہ لاہور	۲۹	۱۰
۱۴	کھاریاں	۱۵	۶
۱۵	باندھی ※	۱	۱

د۔ پانچ سے دس ہزار روپیہ تک بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	نوشہرہ چھاؤنی	۵۱	۶۸
۲	دہلی دروازہ لاہور ※	۶۲	۵۵
۳	کینال پارک لاہور ※	۹۰	۱۱
۴	دارالرحمت شرقی ربوہ ※	۵۸	۳۵
۵	قصور	۴۶	۴۶
۶	بشیر آباد اسٹیٹ	۴۹	۴۳
۷	نیلا گنبد لاہور ⊗	۴۸	۳۹
۸	اوکاڑہ	۴۹	۳۶
۹	ملتان چھاؤنی	۵۰	۳۳
۱۰	وزیرآباد	۴۱	۳۶
۱۱	سنت نگر لاہور ⊗	۵۱	۲۴
۱۲	سلطان پورہ لاہور ⊗	۴۶	۲۲
۱۳	گجرات	۳۸	۱۹
۱۴	محمد نگر لاہور	۲۷	۲۷
۱۵	اچھرہ لاہور	۳۹	۱۴
۱۶	رسالپور	۳۵	۱۸
۱۷	مصری شاہ لاہور ※	۳۲	۱۹
۱۸	بھاٹی دروازہ لاہور ⊗	۴۱	۷
۱۹	دارالذکر لاہور	۲۵	۲۲
۲۰	مردان	۳۲	۱۴
۲۱	نرائن گنج	۲۹	۱۲
۲۲	محمد آباد اسٹیٹ	۲۸	۱۲
۲۳	کنری ※	۲۸	۱۱
۲۴	سیالکوٹ چھاؤنی	۳۵	۳
۲۵	ایبٹ آباد	۳۲	۶
۲۶	دارالرحمت وسطی ربوہ ⊗	۱۷	۱۲
۲۷	کوہاٹ	۲۱	×
۲۸	تیج گاؤں	۱۸	۲

ھ۔ دو ہزار سے پانچ ہزار روپیہ تک بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	دارالبرکات ربوہ ※	۶۵	۹۳
۲	ڈیرہ غازیخاں ※	۵۸	۷۸
۳	محمود آباد اسٹیٹ ※	۱۰۰	۳۳
۴	دارالنصر شرقی ربوہ	۶۲	[illegible]
۵	بہاول نگر	۴۸	۶۹
۶	سکھر ※	۶۷	۴۹
۷	خوشاب	۵۵	۵۹
۸	دارالیمن	۶۲	۴۸
۹	منڈی بہاؤالدین ⊗	۵۳	۴۷
۱۰	گوجرہ ⊗	۵۱	۴۹
۱۱	بہاولپور ⊗	۴۶	۳۳
۱۲	کیمبل پور	۴۵	۴۷
۱۳	دارالصدر غربی الف ربوہ ※	۶۸	۲۲
۱۴	کرتو پنڈوری ⊗	۴۳	۴۵
۱۵	جوہر آباد	۳۴	۵۳
۱۶	دارالصدر جنوبی ⊗	۴۷	۳۷
۱۷	نصرت آباد اسٹیٹ	۷	۷۷
۱۸	دارالصدر غربی ب ربوہ	۵۴	۲۸
۱۹	احمد آباد اسٹیٹ ※	۳۶	۴۳
۲۰	ککھڑ منڈی	۴۰	۳۹
۲۱	دارالصدر شرقی ※	۶۰	۱۸
۲۲	ددالمیال	۴۰	۲۴
۲۳	دارالرحمت فیکٹری ایریا	۴۰	۳۴
۲۴	حافظ آباد	۵۶	۱۵
۲۵	چنیوٹ ※	۴۵	۲۵
۲۶	راجگڑھ چوبرجی ⊗	۵۵	۱۵
۲۷	سانگھڑ	۳۳	۳۷
۲۸	ناصر آباد اسٹیٹ	۳۱	۳۷
۲۹	چک ۱۸ بھوڑو ※	۴۰	۲۵
۳۰	مانسہرہ	۴۲	۲۲
۳۱	آنبہ کریم پورہ	۳۸	۲۹
۳۲	چک ج ب ۱۲۱ گھوگھووالی	۱۲	۴۳
۳۳	دارالرحمت غربی ربوہ	۴۵	۸
۳۴	عارف والا ※	۴۳	۱۱
۳۵	پیرانغائب	۲۸	۳۴
۳۶	دھرم پورہ لاہور ※	۴۰	۱۱
۳۷	احمد نگر متصل ربوہ	۳۷	۱۳
۳۸	پرانی انارکلی ⊗	۳۴	۷
۳۹	میرپور خاص	۳۹	۱۱
۴۰	گوجر خان	۳۲	۱۸
۴۱	چک ۹ پنیار	۴۵	۴
۴۲	اسماعیل آباد	۲۴	۲۵
۴۳	گھٹیالیاں اسکول	۳۰	۱۸
۴۴	رلیو کے ※	۴۴	۲
۴۵	چک ۹۸ چھور	۳۵	۱۱
۴۶	چک ۱ ے جنوبی	۲۱	۲۴
۴۷	ڈگری	۲۳	۲۲
۴۸	چک ۱۶۶ مراد	۳۳	۱۰
۴۹	برہمن بڑیہ ※	۲۹	۱۳
۵۰	علی پور گھلواں	۳۳	۹
۵۱	سانگلہ ہل	۲۱	۳
۵۲	کوہ مری ⊗	۲۹	۱۰
۵۳	لیہ	۲۳	۱۵
۵۴	مظفر گڑھ	۳۲	۵
۵۵	خانیوال	۲۹	۷
۵۶	بدوملہی	۲۹	۵
۵۷	[illegible]	۱۸	۱۶
۵۸	محمود آباد (جہلم)	۲۴	۱۰
۵۹	ننکانہ صاحب	۲۹	۴
۶۰	رحیم یار خان	۲۰	۱۱
۶۱	نواب شاہ	۲۳	۸
۶۲	من باڈہ	۱۴	۱۷
۶۳	چک ج ب ۹۸ عیسانہ ※	۱۴	۱۵
۶۴	ڈسکہ ※	۱۹	۵
۶۵	چک ۱۲۶ ر ب بہلول پور ⊗	۱۹	۴
۶۶	شاہدرہ	۲۳	×
۶۷	خانپور منڈی	۱۵	۷
۶۸	ڈگری گھمن ※	۲۳	×
۶۹	تاروا	۷	۱۵
۷۰	چک ۶۹ گھسیٹ پور	۱۹	۱
۷۱	کرنڈی	۱۳	۷
۷۲	چک ۲۷۶ گوکھووال ⊗	۱۲	۸

(باقی)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

— نئی دہلی ۲۹ نومبر۔ بی بی سی کی اطلاع کے مطابق بھارتی فوجیں نیفا کے علاقہ میں پھر سے گروپ بندی کر رہی ہیں۔ کل امریکی فوجی مشن کے سربراہ جنرل اگرمز نے لداخ کے علاقہ پر پرواز کی۔ اس سے پہلے وہ نیفا کے علاقہ کا فضائی جائزہ لے چکے ہیں۔

— نئی دہلی ۲۹ نومبر۔ امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر ایورل ہیریمین نے بھارتی حکومت کو مزید فوجی امداد مہیا کرنے کا یقین دلایا ہے۔ ادھر کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر ڈفن بیکر نے کل اوٹاوا میں بتایا کہ بھارت کو اور زیادہ مزید فوجی سامان مہیا کرنے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے۔

— کابل ۲۹ نومبر۔ افغانستان نے جنگ بندی کے لئے چین کی تجاویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ چین اور بھارت کے درمیان لڑائی بند ہو جانے کے بعد پھر شروع نہیں ہونی چاہیئے۔ کابل ریڈیو نے کل اعلان کیا کسی ملک کی آزادی کے تحفظ کے لئے فوجی امداد دینا معیوب نہیں۔ لیکن اگر فوجی امداد سے بحران پیدا ہو جائے تو ایسی امداد ناقابل برداشت ہوتی ہے۔

— جکارتا ۲۹ نومبر۔ انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر سبانڈریو نے بتایا ہے کہ چین اور بھارت کے نمائندے آئندہ چند روز تک بھارت پہنچ رہے ہیں۔ وہ سرحدی تنازعہ کے پرامن حل کے لئے بات چیت کریں گے وزیر خارجہ نے کہا کہ چین اور بھارت میں مفاہمت سارے ایشیا پر اچھا اثر ڈالیگی

— قاہرہ ۲۹ نومبر۔ بھارتی نمائندے مسٹر اے کے۔ سین اور مسٹر سین کل نئی دہلی سے قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں وہ حکومت مصر پر چین کے خلاف بھارت کا موقف واضح کریں گے۔

— لاہور ۲۹ نومبر۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے کل یہاں بتایا کہ روس نے پاکستان سے تجارت میں توسیع کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں حکومت پاکستان ان پر غور کر رہی ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ پاک چین تجارتی معاہدہ کے بعد پاکستان کوئلہ کی بڑی تعداد چین سے درآمد کرے گا۔ آپ نے مزید بتایا کہ چین کے تجارتی وفد کے دورہ کے بعد ایک پاکستانی تجارتی وفد چین کے دورہ پر جائے گا۔

— لاہور ۲۹ نومبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان یکم دسمبر کو ادارہ قومی تعمیر نو کے زیر اہتمام ہونے والی کتابوں کی بین الاقوامی نمائش کا افتتاح کریں گے۔ یہ نمائش پنجاب یونیورسٹی ہال میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس نمائش کا مقصد پاکستانی قارئین کو ترقی یافتہ ممالک میں آرٹ سائنس طب ٹیکنالوجی اور ادب پر شائع شدہ بعض کتب سے روشناس کرانا ہے۔ اس نمائش میں پاکستان میں شائع ہونے والی بعض کتابوں کو بھی دکھایا جائے گا۔ یہ بین الاقوامی نمائش ایک ہفتہ تک رہے گی۔ جس میں بارہ کے قریب بیرونی ممالک (بشمول امریکہ، برطانیہ، روس، اور جمہوریہ چین) حصہ لے رہے ہیں۔ یونیسکو مطبوعات بھی شریک نمائش ہوں گی۔

— پشاور ۲۸ نومبر۔ افغانستان کی قومی اسمبلی نے شاہی خاندان کے خلاف سرگرمیوں میں اضافہ اور بڑھتی ہوئی لاقانونیت روکنے کے لئے خلاف سرگرمیوں پر سخت سزا دی جائے گی۔ اس نئے متشددانہ قانون کا مقصد افغانستان کے باشندوں اور سرکاری ملازموں کی جانب سے سیاسی سرگرمیوں کو روکنا ہے۔

— نئی دہلی ۲۸ نومبر سرودیا لیڈر مسٹر جے پرکاش نارائن نے چین کی جنگ بندی کی پیشکش کو پہلے سے سوچی سمجھی سکیم قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اسے خوب غور و فکر کے بعد قبول کرنا چاہیئے۔ بھارت چین تنازعہ کے بارے میں روسی طرز عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر جے پرکاش نے کہا کہ بھارت کے لئے اپنے طرز عمل کے پیش نظر یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ روس پر تنقید کرے۔

— تیز پور ۲۸ نومبر۔ نیفا کے علاقہ میں بومڈیلا اور درہ سیلا کے درمیان بھارتی فوج کا جو ڈویژن محصور ہو گیا تھا۔ اسکے سینکڑوں جوان کل چوتھے روز بھی آسام کے میدانوں میں پہنچے۔ ابھی سرکاری طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس ڈویژن کے کتنے جوان محاصرہ سے بچ کر نکل آئے ہیں۔ لیکن اب اندازہ کے مطابق ان کی تعداد ہزاروں تک ہے ابھی ہزاروں جوان چینی فوجی دستوں کے عقب میں موجود ہیں اور جنگلوں کے راستے محفوظ مقامات پر پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دریں اثنا نیفا اور لداخ کے محاذ پر مکمل سکوت ہے۔

— گوہاٹی ۲۸ نومبر۔ بھارتی ریاست تریپورہ کے سونامورا سب ڈویژن میں بھارتی فوج کے زبردست اجتماع کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف سونامورا کے شہر میں قریباً چھ ہزار سپاہی اور سب ڈویژن کے دوسرے حصوں میں تین ہزار سپاہی موجود ہیں۔ ایک باوثوق ذریعہ کے مطابق ان سپاہیوں کو دو سکولوں ایک ہسپتال اور بعض نجی گھروں میں ٹھہرایا گیا ہے۔ باقی سپاہی چار فوجی کیمپوں میں مقیم ہیں ان علاقوں سے شہریوں کے انخلا کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں۔

— اقوام متحدہ ۲۱ نومبر پاکستان کے مسٹر ایس اے کریم نے الجزائری مہاجرین کی امداد کے پچاس ہزار روپے کی رقم دینے کا اعلان کیا ہے۔ آپ نے گذشتہ روز جنرل اسمبلی کو بتایا کہ پاکستان مہاجرین کے مسائل سے بخوبی واقف ہے کیونکہ خود پاکستان کو اپنے قیام سے ہی مہاجرین کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اپنے "ازحد کم" وسائل کے باوجود ...

درخواست دعا

برادرم مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کارکن فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور کا لڑکا عزیزم امتیاز احمد بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار عبد الحمید ڈار
کارکن فضل عمر ریسرچ ربوہ

نرینہ اولاد گولیاں

سو فیصدی مجرب نسخہ ۹ روپے

دوائی خاص
لیکوریا اندرونی ورم اور تھکن کا علاج تین روپے

شہزین
مرض اٹھرا کی معتدل پڑیاں ۱۶ خوراک تین روپے

مفید النساء
ایام کی بے قاعدگی کی دوا تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ

اعلان بابت امانت تحریک جدید

حضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"صدر انجمن احمدیہ میں (امانت ذاتی) روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید کے لئے (امانت تحریک جدید) جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں"

پھر فرماتے ہیں

"تمہیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ تمہاری رقم چھوٹی ہے یا بڑی۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ میرے پچاس ساٹھ روپے کے ساتھ کیا بنے گا۔ حالانکہ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ روپے ہزاروں لاکھوں بن جاتے ہیں۔"

خاکسار:۔ مرزا نعیم احمد افسر امانت تحریک جدید

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ منیجر

دعائے مغفرت

میرے چچا محترم چوہدری محمد خان صاحب ساکن کمیانہ ضلع گجرات طویل بیماری کے بعد مورخہ ۲۵/۱۱/۶۲ کو فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نہایت نیک اور مخلص احمدی تھے۔ درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرما دیں۔ ان کے تین بچے یتیم رہ گئے ہیں۔ جن کی ماں پہلے ہی فوت ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا کفیل ہو اور کامیاب زندگی عطا کرے آمین

امۃ الحمید بیگم زوجہ کیپٹن محمد سعید
دار الرحمت غربی ربوہ

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین
سکندر آباد دکن

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب صدر جنرل اسمبلی فرماتے ہیں

"مجھے جب بھی ضرورت پیش آئی دواخانہ خدمت خلق سے ادویات استعمال کیں اور انہیں مفید پایا۔ احباب اس قومی ادارہ سے اپنی طبی ضروریات کو پورا کریں"

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

پاکستان اور بھارت کشمیر کا مسئلہ طے کرنے کی ازسرِنو کوشش کریں گے

وزارتی سطح پر بات چیت کے بعد مناسب مرحلہ پر صدر ایوب اور پنڈت نہرو میں ملاقات کی تجویز

راولپنڈی ۳۰ نومبر۔ صدر ایوب اور پنڈت نہرو نے ایک مشترکہ اعلان میں کہا ہے کہ دونوں ملکوں میں کشمیر اور دیگر متعلقہ امور کے بارے میں اختلافات دور کرنے کی نئے سرے سے کوشش کی جائے گی تاکہ پاکستان اور بھارت پرامن طور پر اور دوستوں کی طرح ساتھ ساتھ رہ سکیں پہلے مرحلہ میں بات چیت آج صبح راولپنڈی اور نئی دہلی سے صدر ایوب اور وزیر اعظم پنڈت نہرو کے دستخطوں سے ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا اس میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت میں تنازعہ کشمیر اور دیگر متعلقہ مسائل دور کرنے کے لئے ازسرِنو کوشش کی جائے گی۔ پہلے مرحلہ میں مذاکرات وزارتی سطح پر ہوں گے لیکن اس کے بعد مذاکرات کی کسی مناسب سطح پر صدر ایوب اور پنڈت نہرو میں ملاقات ہو گی۔ مشترکہ بیان کا متن حسب ذیل ہے۔

صدر پاکستان اور بھارت کے وزیر اعظم نے طے کیا ہے کہ دونوں ملکوں میں کشمیر اور دیگر متعلقہ امور کے بارے میں تصفیہ طلب اختلافات دور کرنے کے لئے نئے سرے سے کوشش کی جائے تاکہ بھارت اور پاکستان پرامن فضا میں اور دوستوں کی طرح ساتھ ساتھ رہ سکیں۔ نتیجۃً انہوں نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ کسی باعزت اور منصفانہ تصفیہ تک پہنچنے کے مقصد کے پیشِ نظر کسی قریبی تاریخ پر مذاکرات شروع کئے جائیں۔ شروع میں یہ مذاکرات وزارتی سطح پر ہوں گے (وزارتی سطح پر بات چیت کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی) اور پھر کسی مناسب موقع پر پنڈت نہرو اور صدر ایوب میں براہِ راست مذاکرات ہوں گے۔

باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور بھارت میں وزارتی سطح پر بات چیت بہت جلد ہو گی اور صدر ایوب بھارتی وزیر اعظم سے اس وقت تک بات چیت نہیں کریں گے جب تک وزارتی بات چیت کا کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد نہ ہو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان وزارتی سطح پر بات چیت کی تجویز پر اس یقین دہانی کے بعد رضامند ہوا ہے کہ بھارت ایسے مذاکرات کے لئے واقعی سنجیدہ ہے ان ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں وزارتی سطح کی مجوزہ بات چیت کے لئے زیادہ انتظار نہیں کرے گا کیونکہ وہ ماضی کے تجربہ کی روشنی میں بھارت پر زیادہ اعتماد نہیں کر سکتا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ برطانوی وزیر امور دولت مشترکہ مسٹر ڈنکن سینڈز نے جو پرسوں یہاں پہنچے تھے کل صبح چار بجے غیر متوقع طور پر اپنے خاص طیارہ سے نئی دہلی پہنچے اور پنڈت نہرو سے طویل ملاقات کی۔ مسٹر ڈنکن سینڈز شام کو راولپنڈی پہنچ گئے۔ مسٹر سینڈز نے کل صدر ایوب سے طویل ملاقات کی تھی اور جمعرات کو امریکی نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق بعید مسٹر ایورل ہیری مین سے صلاح و مشورہ کیا۔ آج امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر ہیری مین نے بھی صدر ایوب سے ملاقات کی تھی۔

یقین کیا جاتا ہے کہ ایورل ہیری مین اور ڈنکن سینڈز کی کوشش یہ تھی کہ صدر ایوب بھارت سے بات چیت پر آمادہ ہو جائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انہیں صدر ایوب نے ماضی میں بھارت سے بات چیت کے سلسلے میں تلخ تجربات بتائے تاہم صدر کو بتایا گیا کہ اب پنڈت نہرو پاکستان سے معاملات طے کرنے کے دل سے خواہاں ہیں۔ چنانچہ صدر ایوب نے بات چیت پر آمادگی ظاہر کر دی۔

نئی دہلی کی ایک خبر کے مطابق مسٹر ڈنکن سینڈز اور مسٹر ہیری مین نے پنڈت نہرو اور دیگر بھارتی لیڈروں سے اپنی ملاقاتوں میں کہا تھا کہ ہمارے ملک بھارت کو فوجی امداد دینے کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتے ہیں لیکن انہیں اپنے ملک کی رائے عامہ کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے، جیسے اگر یہ بتایا جائے کہ بھارت ان وسائل کو کشمیر میں پاکستان کے خلاف منتقل کر رہا ہے تو وہ مخالفانہ صورت بھی اختیار کر سکتا ہے۔

خارجہ پالیسی پر بحث یکم دسمبر کو ختم ہو گی

راولپنڈی ۳۰۔ نومبر۔ آج قومی اسمبلی کی کارروائی شروع ہوئی تو ڈپٹی سپیکر مسٹر افضل چیمہ نے اعلان کیا کہ خارجہ پالیسی پر بحث یکم دسمبر کو ختم ہو گی۔ کل عام بحث کا پانچواں دن تھا خارجہ پالیسی پر بحث میں اسی ارکان حصہ لینے کے خواہش مند ہیں اور انہیں وقت دینے کے لئے آج سے اسمبلی کا اجلاس زیادہ دیر تک جاری رہا کرے گا۔ آج اجلاس آٹھ بجے صبح شروع ہو رہا ہے اور ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہے گا ہفتہ کے روز اجلاس ساڑھے آٹھ بجے شروع ہو گا اور ڈیڑھ بجے تک جاری رہے گا۔ ڈپٹی سپیکر نے اعلان کیا ہے کہ ہفتہ کے روز آخری ڈیڑھ گھنٹہ وزیر خارجہ کے لئے مختص کیا گیا ہے جو بحث ختم کریں گے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ مقررین کی طویل فہرست کے پیشِ نظر ارکان دس منٹ سے زیادہ دیر تک تقریر نہیں کریں گے۔ دریں اثنا پاکستان پریس ایسوسی ایشن نے امکان ظاہر کیا ہے کہ قومی اسمبلی کے ہنگامی اجلاس میں کوئی ایک ہفتہ کی توسیع کر دی جائے گی۔

امریکہ و برطانیہ نے بھارتی فوج کی تربیت اور اسلحہ بندی کی ذمہ داری قبول کر لی

گورکھا رجمنٹ کے برطانوی افسروں کی خدمات بھارت کے سپرد کر دی جائیں گی

نئی دہلی۔ ۳۰ نومبر (رائٹر) امریکہ اور برطانیہ نے چینی جارحیت کے مقابلے کے لئے بھارتی فوج کی تربیت اور اسلحہ بندی کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ دونوں ملکوں کے فوجی ماہرین بھارت کی بری فوج کے ایسے دستے مرتب کریں گے جو برفانی پہاڑی علاقوں میں لڑنے کی مہارت رکھتے ہوں اس مقصد کے لئے برطانوی فوج کے گورکھا رجمنٹس کے افسروں کی خدمات کچھ عرصہ کے لئے بھارت کے سپرد کر دی جائیں گی۔ امریکہ بھارت کو ایسے طیارے اور ہیلی کاپٹر بھی دے گا۔ جو پہاڑی علاقوں میں اسلحہ اور فوجی دستے بھیجنے کے کام آسکیں۔ اس کے علاوہ نیفا اور لداخ کے علاقوں میں پختہ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی تاکہ ہتھیار اور دستے آسانی کے ساتھ محاذ جنگ پر بھیجے جا سکیں۔

امریکی اور برطانوی فوجی ماہرین ان دنوں سکم اور بھوٹان کے درمیان وادی چمبی میں مورچے اور چوکیاں قائم کرنے کے لئے بھارتی فوج کی رہنمائی کر رہے ہیں کیونکہ چینی فوجیں اس وادی میں جمع ہو رہی ہیں اور فوجی ماہرین کو خدشہ ہے کہ چینی فوج وادی چمبی سے حملہ کر کے سکم اور بھوٹان پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گی۔ دریں اثنا لنکا نے چین اور بھارت کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے چھ افریشیائی ممالک کی کانفرنس منعقد کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی برما، انڈونیشیا اور کمبوڈیا نے منظور کر لی ہے۔ لنکا کی انقلابی کونسل کے سربراہ جنرل نی ون کل اس سلسلہ میں کولمبو روانہ ہو گئے۔ متحدہ عرب جمہوریہ اور گھانا نے ابھی تک اس تجویز کا جواب نہیں دیا۔ نئی دہلی کی ایک اور اطلاع کے مطابق چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کا ایک تازہ خط کل بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کو موصول ہوا ہے خط کے مندرجات کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ بھارتی وزارتِ خارجہ کے ایک ترجمان کے مطابق خط پر غور کیا جا رہا ہے۔

روس کے پاس بارہ ایٹمی آبدوزیں ہیں

لندن ۳۰ نومبر۔ روس کے پاس بارہ آبدوزوں کا بیڑہ ہے اور وہ سالانہ پانچ یا چھ آبدوزیں تیار کر رہا ہے۔ بحری جہازوں سے متعلق ایک مجلہ کی تازہ ترین اشاعت میں بتایا گیا ہے کہ روس کی ایٹمی آبدوزیں تین قسم کی ہیں ان میں سے دو میں خود کار میزائل نصب ہیں اور ایک آبدوز دشمن کی آبدوزوں کو تباہ کرنے کے لئے ہے۔ روس کی تیس ایٹمی آبدوزوں میں میزائل چھوڑنے کا انتظام ہے۔ ان میں سے دس ایٹمی آبدوزیں موجودہ میزائل ساڑھے تین سو میل دور تک پھینکے جا سکتے ہیں۔ لیکن سال رواں کے آخر تک زیادہ دور تک مار کرنے والے میزائل نصب کر دئے جائیں گے روسی بیڑے میں تمام اقسام کی ۴۷۵ آبدوزیں ہیں۔ امریکی آبدوزوں کی کل تعداد ۱۷۲ ہے۔ لیکن امریکہ کی ۲۷ آبدوزیں ایٹمی طاقت سے چلتی ہیں امریکہ ۱۹۶۷ء تک اپنی ایٹمی آبدوزوں کی تعداد اکیانوے تک پہنچانا چاہتا ہے۔

سیرت حضرت میرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات والا صفات ہر احمدی کے لئے لائق صد احترام ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت پر ایک کتاب شائع کی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

اس کتاب میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کے قیمتی مضامین بھی شامل ہیں۔

خاکسار مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

چین بھارت تنازعہ جلدی ختم نہیں ہو گا

واشنگٹن ۳۰ نومبر۔ بھارت کے ایک ممتاز صنعت کار بی ایم برلا نے یہاں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ بھارت اور چین کی سرحدی آویزش جلدی ختم نہیں ہو گی۔ آپ نے کہا کہ یہ کوئی معمولی تنازعہ نہیں ہے۔ اسے خدشہ ہے کہ یہ جھگڑا شدت اختیار کر جائے گا اور کئی سال تک ختم نہیں ہو سکے گا سیٹھ برلا نے یہ خیال امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک سے ایک دوستانہ ملاقات کے دوران ظاہر کیا۔